سوال

(423) کٹھن معاشی معاملات کی وجہ سے موت مانگنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیااپنے کٹھن معاشی حالات کے پیش نظر موت مانگی جاسکتی ہے ؟

وہ کیاچیزیں ہیں جن کامرنے کے بعد ثواب پہنچتارہتا ہے ؟ کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

دنیامیں کیسے بھی کٹھن حالات ہوں کسی بھی صورت میں موت کی آرزونہیں کرنی چاہیے ۔ حدیث میں بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بحالت مرض موت کی تمناکی تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''اے چچاجان !موت کی تمنامت کیجئے ،کیونکہ اگرآپ نیک ہیں توآپ بقیہ زندگی میں مزید نیکیاں حاصل کریں گے ،یہ آپ کے لئے بہتر ہے اورآپ اگرگناہگارہیں تواپنے گناہوں سے توبہ کرسکتے ہیں ،یہ آپ کے لئے بہتر ہے ،لہٰذاآپ کسی بھی صورت میں موت کی تمنانہ کریں ۔''[مسندامام احمد، ص : ۳۳۹،ج ٦]

ایک دوسری حدیث میں بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''تم میں سے کوئی بھی اپنی کسی مصیبت کے پیش نظر موت کی تمنانہ کرے ۔اگراس کے بغیرچارہ نہ ہوتواس طرح کہہ لے : ''اے اللہ تعالیٰ مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہے اوراس وقت فوت کرلیناجب میرے لئے مرنا بہتر ہو۔'' [صحیح بخاری ،الدعوات : ۲۳۵۱]

مرنے کے بعد میت کومندرجہ ذیل چیزوں کاثواب پہنچتارہتا ہے :

اگرکوئی اس کے حق میں دعاکرتا ہے تومیت اس سے بہرہ ورہوتی ہے بشرطیکہ دعامیں قبولیت کی شرائط موجودہوں ۔ حدیث میں بیان ہے کہ اگرکوئی مسلمان اپنے بھائی کے لئے غائبانہ دعاکرتا ہے تووہ ضرورقبول ہوتی ہے ،اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ تعینات کردیاجاتا ہے ۔جب وہ کسی کے لئے دعائے خیر کرتا ہے توفرشتہ اس پرآمین کہتا ہے اوراسے اللہ کے ہاں اس کے مثل اجرملنے کی دعاکرتا ہے ۔ [مسندامام احمد، ص : ۴۵۲، ج ٦]

میت کی نذرپوری کرنا ۔ میت نے اپنی زندگی میں کوئی نذرمانی تھی لیکن اسے پوراکئے بغیر موت آگئی تولواحقین کوچاہیے کہ اسے پوراکریں وہ نذرخواہ روزے یاحج یانمازاداکرنے کی ہو،چنانچہ روزے کے متعلق صحیح بخاری : ۱۹۵۲ ،حج کے متعلق صحیح بخاری : ۱۸۵۲ ، نماز کے متعلق صحیح بخاری تعلیقاً ''بَابُ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ''مطلق نذرکے متعلق بھی حدیث میں آیا

ہے۔ [صحیح بخاری، الایمان والنذور:٦٦٩٨]

میت کی طرف سے قرض کی ادائیگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کوتاکید کی تھی کہ وہ اپنے فوت شدہ بھائی کا قرض ادا کرے

کیونکہ وہ عدم ادائیگی کی وجہ سے اللہ کے ہاں محبوس ہے۔ [مسند امام احمد، ص:١٣٦، ج۴]

نیک اولاد جوبھی اچھے کام کرے گی والدین کووفات کے بعد اس کا فائدہ پہنچتا رہتا ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: انسان کے لئے وہ کچھ ہے جس کی اس نے کوشش کی۔'' (۵۳/النجم:٣٩) اوراولاد بھی انسان کی کوشش اورکمائی میں سے ہے، جیساکہ حدیث میں ہے۔ [دارمی، ص:٢٤٧، ج٢]

صدقہ جاریہ اورباقیات صالحات: حدیث میں ہے کہ ''جب انسان فوت ہوجاتا ہے توتین اعمال کے علاوہ اس کے تمام اعمال منقطع ہوجاتے ہیں، یعنی صدقہ جاریہ، ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہوں اورنیک اولاد جواس کے لئے دعاکرتی رہے۔'' [صحیح مسلم، الوصیتہ:١٦٣١]

اس سلسلہ میں ایک جامع حدیث بھی ہے، جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انسان کی موت کے بعد جوحسنات اوراعمال جاری رہتے ہیں وہ یہ ہیں:

وہ علم جس کی اس نے لوگوں کو تعلیم دی اوراس کی خوب نشرواشاعت کی۔

نیک اولاد جواپنے پیچھے چھوڑگیا۔

کسی کوقرآن کریم بطور عطیہ دیا۔

مسجد بناکر وقف کردی۔

محتاج اورضرورت مند کوگھر بناکردیا۔

کسی غریب کے لئے پانی کا بندوبست کردیا۔

وہ صدقہ جسے اپنی زندگی اورصحت میں نکالا اس کا ثواب بھی مرنے کے بعد بدستور پہنچتا رہے گا۔ [ابن ماجہ السنۃ:٢٤٢]

درج بالاوضاحت کے علاوہ کچھ چیزیں لوگوں نے خودایجاد کررکھی ہیں اورایصال ثواب کے لئے انہیں عمل میں لایاجاتا ہے لیکن وقت اورمال کے ضیاع کے علاوہ کچھ ہاتھ نہیں آتا، مثلاً: قل خوانی، ساتواں، چالیسواں اوربرسی وغیرہ قرآن خوانی اورپھر کھانے وغیرہ کا بندوبست ہوتا ہے، اس کا میت کوکچھ فائدہ نہیں پہنچتا کیونکہ کتاب وسنت میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:428